مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ

الحمد للہ

کہ

رسالہ

# مراقِ مرزا

جس میں مرض مراق کی تشریح اور مرزا صاحب قادیانی کے
اقوال سے خود اُن کا، اُن کی بیوی صاحبہ کا، اور اُن کے بیٹے میاں محمود
کا مراقی ہونا ثابت کیا گیا

بسعی مائتی

خاکسار ابو رضا عطاء اللہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پبلشر

بماہ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء

ایس۔ ایم صدیق کے اہتمام سے

پرنٹر

مطبع راست گفتار امرتسر [illegible]

اصل قیمت ۲/

ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

# مراق مرزا

## دیباچہ

CHECKED 2002

قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ الفاظ بولتے تھے جن کو خدا تعالے نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

"قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں تو اے نبی اللہ کے فضل سے مجنون نہیں تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔"

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتایا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظم اور باقاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے تو فوراً خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اسلئے اُس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ حضور علیہ السلام کے حق میں فرمایا "تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے" یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظم ہیں اسلئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بہت بڑا تبائن اور تخالف ہے۔

**مراق** ابتدا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراقی ہو جاتا ہے (طب اکبر) اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ

"مرض مراق میں مریض کو بدہضمی اور تخیل (بدحواسی) ہو جاتی ہے۔"

چنانچہ قادیانی رسالہ ریویو میں ایک معتبر احمدی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کا

یوں چھپی تھی۔

"یونانی میں مراق اُس پردے کا نام ہے جو احشاءالصدر کو احشاءالبطن سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا" (بابت اگست ۱۹۲۶ء)

مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"تشریح مراق از روئے طب جدید | مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو CATALAPSY (کیٹالاپسی) کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کیلئے بولا جاتا ہے اور اس میں بازو اچانک سُن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے نبض سست ہو جاتی ہے سانس مدھم پڑ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سردرد اور متلی وغیرہ پہلے ہو جاتی ہے" الخ۔ (ریویو مذکور صفحہ ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بدہضمی۔ اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی" (حوالہ مذکور صفحہ ۱۰)

بس مطلع صاف ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوے تھا کہ میں "بروز اور عکس محمد ہوں" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۸) اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ مرزا صاحب اُن جملہ عوارض سے پاک صاف ہوتے جن سے حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک صاف تھے۔ کیونکہ جو عوارض اور امراض صورت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً متضاد

قرار دئے گئے ہیں وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں۔

**پس شکل اول** کا کبرٰے تو مدلل اور فریقین میں مسلّم ہے۔ اب صغرٰے کا ثبوت باقی ہے یعنی "مرزا صاحب مراقی تھے"

اس کا ثبوت اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں بارہا دیا گیا۔ رسالہ ہذا میں عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امرتسری نے جو حوالجات جمع کئے ہیں ناظرین سے امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھینگے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہونگے۔

---

## ابوالوفا ثناء اللہ
کفاہ اللہ

## امرتسر
شوال ۱۳۴۷ھ

# مراق مرزا

## مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مراقی اعتراف

فرماتے ہیں:۔

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح **آسمان** پر سے جب اُتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی **مراق** اور کثرت بول۔" (دیکھو اخبار بدر قادیان، ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

**(۲) خانگی شہادت** جناب مرزا بشیر احمد صاحب (پسر دوم مرزا) لکھتے ہیں:۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے! شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ "میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔" والدہ

صاحبہ فرماتی ہیں اسکے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار
نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے
تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا
اور اسوقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے
بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور
کچھ طبیعت عادی ہوگئی خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟
والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا
کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر
دوروں کے بعد چھوڑ دی ۔" (سیرۃ المہدی مصنفہ پسر مرزا صاحب حصہ اول ص۱۳)

(۳) رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء کے ص۴۵ پر ہے۔
" حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے ۔"

(۴) کتاب "منظور الٰہی" میں مرزا صاحب سے یہ قول نقل کیا گیا ہے۔
" میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں
تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی
بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری
ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ
نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں ۔" (ص۳۲۸)

(۵) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر ہے۔
" حضرت (مرزا) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔"

(۶) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے ص۱۰ پر ہے۔
" مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات
کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت۔ تفکرات۔ غم اور سوء ہضم
تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات

مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔"

(۷) رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۲۶ پر ہے :-

"حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ دردسر۔ کمی خواب۔ تشنج دل اور بدہضمی اسہال۔ کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا"

(۸) **مرزا صاحب کو مراق کیوں ہوا** "مرض مراق حضرت (مرزا) صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اوّل کثرت دماغی محنت تفکرات۔ قوم کا غم اور اسکی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوءِ ہضم اور اسہال کی شکایت" (رسالہ ریویو قادیان۔ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۹)

## (۹) مرزا صاحب کی بیوی کو مراق

"یک نہ شد دو شد"

"خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے میراقی دو"

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں :-

"میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کیلئے چہل قدمی مفید ہے" (اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴ + کتاب "منظور الٰہی" صفحہ ۲۴۴)

## (۱۰) مرزا صاحب کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

"یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد"

این خانہ ہمہ آفتاب ست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے" (ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱)

(۱۱) # نبی اور مراقی میں فرق عظیم

**نبی** "نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے" (ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء صفحہ ۳۰/۳۱)

**مریض مراق** "اور سب سے بڑھکر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھجاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا" (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶)

(۱۲) # مراق ایک بُرا مرض ہے

## "ایک احمدی کا خیال"

"پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنسکر ٹالدیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سرو پا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے" (منشی احمد حسین صاحب احمدی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار "بدر" مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

**لاہوری شہادت** "بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہونگا کہ MONOMONIA (مونومونیا) تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں" (پیغام صلح مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵)

(۱۳) **پشاوری شہادت** قاضی یوسف قادیانی احمدی پشاوری لاہوری احمدی کو مخاطب کرکے بطور حقارت لکھتے ہیں ؎

"بگوش ہوش بشنو اے مراقی
بہ میخانہ نخواہی جام ساقی"
(اخبار الفضل ۲۔ اپریل ۱۹۲۸ء صفحہ ۸)

## (۱۴) مراقی شخص "نبی" یا "ملہم" نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں :۔

" ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا۔ مالیخولیا۔ مرگی کا مرض تھا تو اسکے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اسکی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اُکھیڑ دیتی ہے۔"

(رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء صلا)

---

## مرزا صاحب کو اپنی خیالات پر قابو نہیں تھا

### مثال نمبر ۱

جناب مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں :۔

" ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی آوس۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس بباعث سرعت درود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (براہین احمدیہ صلا۱۳ کا حاشیہ)

" پھر بعد اسکے (خدا نے) فرمایا۔ " ھو شعنا نعسا۔" یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔" (براہین احمدیہ ص۵۵۶ کا حاشیہ)

" بعض الہامات مجھے اُن زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ اُن کا لکھا گیا ہے۔" (نزول المسیح ص۵۵)

**اس کے متضاد** یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان

تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جسکو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۰۹ مصنفہ مرزا صاحب)

**تضاد کا نتیجہ** "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق" (ست بچن صفحہ ۳۱ مصنفہ مرزا)

"ہر ایک کو سوچنا چاہیئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۴ مصنفہ مرزا)

## مثال نمبر ۲

**مرزا صاحب کی تحریر** "آیت "فلما توفیتنی" سے پہلے یہ آیت ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ الخ اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا" (ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۶۰۲)

"یہ سوال حضرت مسیحؑ سے عالم برزخ میں اُن کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائیگا" (ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۶۴۷/۷۴۸) یعنی واقعہ ماضی ہے۔

**اسکے متضاد** "اس تمام آیت (اذ قال اللہ) کے اول و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنے ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسٰی علیہ السلام کو کہیگا کہ تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا۔ الخ۔" (نصرۃ الحق صفحہ ۴۷) یعنی واقعہ مستقبل ہے۔

**دوسرا متضاد** "جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

اِسْأَلْ رَبَّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صلے)

## مثال نمبر ۳

**مرزا صاحب کی تحریر** " آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچا لیا۔ اور ان کی وہ دعا منظور کرلی جو اُنہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جاکر زار زار رویا اور دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹالدے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے۔

"تبكى بدموع جارية وعبرات متحدرة فسمع لتقواه"

(یعنی یسوع مسیح اسقدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہوگئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اسکے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔ تب اسکے تقوے کی وجہ سے اسکی دعا سُنی گئی)

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۶ مصنفہ مرزا صاحب)

**اسکے خلاف** "حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ جو ان کیلئے مقدر تھا ٹل جائے۔ باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلا کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی " (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۲/۱۳۳)

# مثال نمبر ۴

**مرزا صاحب کی تحریر** "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی٭ تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ" یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسٰے کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسٰے کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیا مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۹۷ کا حاشیہ)

**اس کی نقیض** مرزا صاحب کا قول ہے۔

حضرت موسٰے (علیہ السلام) کی اتباع سے اُن کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔" (الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۲)

**نتیجہ** قول اول میں حضرت موسٰے کے اتباع سے نبی بننے کا انکار ہے۔ قول دوم میں اقرار۔ سو ضدان مفترقان ای تفرق۔

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔ صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اُس کی سزا بہت سخت ہے۔ اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔ یعنی جرم زنا۔ ہم نے شرعی نصاب کی اعلےٰ حد اختیار کر کے مرزا صاحب کی مراقیت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔ لہذا ہمارا دعوٰے ثابت ہونے میں کس کو مجال سخن نہیں قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے سے انکار کیا ہے

٭ "نبی تراش" خوب کہی ۱۲ منہ

مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ وہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الٰہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

لَوْكَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (پ ۵ ع ۸)

"یعنی قرآن اگر غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت اختلاف پاتے۔"

**نتیجہ** ان سارے حوالجات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نہ نبی تھے نہ رسول نہ مجدد نہ مسیح نہ ملہم نہ محدث۔ ہاں کچھ تھے تو مراقی تھے۔ جس کا انہیں خود اعتراف ہے۔

# مرزا صاحب قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

(منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۲- فروری ۱۹۲۹ء)

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔ یہ زمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گذرے ہیں۔ ان مدعیان میں سے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود۔ مہدی مسعود۔ نبی۔ رسول۔ مجدد۔ کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعوے کئے۔ آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔ آپ کا یہ بھی دعوے تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الٰہی صاحب احمدی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور "البشرٰے" نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) "ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی اوس۔" (اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث ورود مشتبہ رہاہے اور نہ اُس کے کچھ معنے کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۳۔ البشرے جلد اول صفحہ ۳۶)

(۲) "ربنا عاج" (ہمارا رب عاجی ہے) اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵/۵۵۶۔ البشرے جلد اول صفحہ ۴۳)

(۳)[۱] "کرمہائے تو مارا کرد گستاخ" (تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا) (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵/۵۵۶ البشرے جلد اول صفحہ ۴۳)

[۱] دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۴ پر

(۴) پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا "ھو شعنا نعسا" یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶)

(۵) "شخصے پائے من بوسید۔ من گفتم کہ سنگ اسود منم"۔ (البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۸)

(۶) "پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس" (نوٹ) آخری لفظ براطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر ۲ میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں" (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

(۷) "آریوں کا بادشاہ آیا" (الحکم ۶۔۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء) "ہے کرشن جی رودر گوپال" (پرانا الہام ہے۔ البدر ۲۹۔ اکتوبر۔ ۱۸۔ نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۲)
(البشریٰ جلد اول صفحہ ۵۶)

(۸) "خدا قادیان میں نازل ہوگا"۔ (پرانا الہام ہے۔ البدر ۲۷/۳۱ نومبر ۱۹۰۲ء۔ الحکم مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱) (البشریٰ جلد اول صفحہ ۵۶)

(۹) "بعد - ۱۱ - انشاء اللہ"۔ اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا"۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۴/۹۵)

(۱۰) "نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا"۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں۔ اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے"۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷/۱۱۸)

(۱۱) "ینادی منادٍ من السماء" (آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا)
(البدر ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا"۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۶)

(۱۲) "انّی انا الصاعقۃ" (میں ہی صاعقہ ہوں) نوٹ:۔ یہ اللہ تعالےٰ کا نیا نام ہے"۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۶)

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۳ | مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے جناب میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جس نے کہا سے کہ ہمارے نوما کر گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور برکش [illegible] (الفضل ۲۳ جنوری [illegible]) [illegible]

(۱۳) "اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ" (میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا) (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۹۲)

(۱۴) "اصلی و اصوم اسھر و انام" (میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۹۱)

**نوٹ** قرآن شریف میں اللہ تعالٰے کی شان میں آیا ہے لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ اور مرزا صاحب کے الہام میں خدا کہتا ہے "میں سوؤنگا"۔ چہ عجب

(۱۵) "۲۷ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا ..." (تشریح) فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔" (البدر) (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۸۲)

(۱۶) ۱۹/۲۰ فروری ۱۹۰۵ء - "انما امرك اذا اردت شیئًا ان تقول له کن فیکون" (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اُسے کہدیتا ہے ہوجا پس وہ ہو جاتی ہے۔" (البدر) (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۹۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ نصرۃ الحق صفحہ ۹۵)

(۱۷) ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء - "خاکسار پیپرمنٹ" (کشف نمبر ۱۵۰) (الحکم) (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۹۴)

(۱۸) ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے حاصل مطلب یہ ہے۔ "مکذبوں کو نشان دکھایا جائیگا۔" (الحکم) (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۹۴)

(۱۹) "لنگر اُٹھا دو" (بدر) البشرٰے جلد دوم صفحہ ۹۷)

(۲۰) ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ "دو شہتیر ٹوٹ گئے"۔ (البشرٰے جلد صفحہ ۱۰۱)

(۲۱) "ایک دانہ کس کس نے کھانا" (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

(۲۲) ۷۔ مئی ۱۹۰۶ء "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" (البشرٰے جلد ۲ صفحہ ۱۱۴)

(۲۳) "ایک دم میں دم رخصت ہوا" (**نوٹ از حضرت مسیح موعود**) فرمایا کہ آج رات مجھے ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔ اسکے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جسقدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام

ایک موزوں عبارت میں سا ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔" (بدر)

(البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۱۱)

(۲۴) "پیٹ پھٹ گیا"۔ دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔" (البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۱۹)

(۲۵) خدا اس کو پنجبار ہلاکت سے بچائیگا"۔ نہ معلوم کس کے حق یہ الہام ہے۔"

(البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۱۹)

(۲۶) ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر۔ "موت تیرہ ماہ حال کو"

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔" (البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۲۰)

(۲۷) "وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵

البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۲۳)

(۲۸) "بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں"۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔"

(البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۲۵)

(۲۹) "لاہور میں ایک بے شرم ہے"۔ (البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۲۶)

(لاہوری مرزائیو! یہ کون ہے؟)

(۳۰) "بَلَغَتْ قَدَمَ الرَّسُوْلِ" (میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں) (البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۲۸)

(۳۱) "الیسوسی ایشن"۔ (بدر جلد۶ نمبر۲ صفحہ ۳) (البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۳۲)

(۳۲) "آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا"۔ (البشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۳۹)

**فیصلہ** | واقعات اور اقوال مرزا صاحب پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم چھوڑتے ہیں کہ مرزا صاحب کون تھے ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

**حبیب اللہ کلرک امرتسری**

# کتب تردید قادیانی مشن

**شہادۃ القرآن** (در بارہ حیات حضرت عیسٰے علیہ السلام) اس کتاب میں قادیانی توہمات در بارہ وفات مسیح ھباءً منثوراً ثابت کر کے قرآن وحدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں اُن تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعوے پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ مکمل لعہ

**الخبر الصحیح** اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفید بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

**الہامات مرزا** اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعاً منافی ہے۔ قیمت ۱۲ر

**مرقع قادیانی** اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کے متعلق مختلف وقابلدید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶ر

**تاریخ مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۸ر

**نکاح مرزا** جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

**فاتح قادیان** جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعائے مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان وسرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت احمدی لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر